واعظ الجمعہ

فاتحِ قادیانیت
حضرت پیر مہر علی شاہ
اور ان کی دینی خدمات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: فاتحِ قادیانیّت حضرت پیر مہر علی شاہ اور اُن کی دینی خدمات

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی، مفتی عبد الرزاق ہنگورو

عددِ صفحات: ١٧

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

١٤٤٤ھ/٢٠٢٣ء

فاتحِ قادیانیّت حضرت پیر مہر علی شاہ اور اُن کی دینی خدمات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰھمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! جن حضراتِ اولیائے کرام اور علمائے دِین نے برصغیر پاک وہند میں دینِ اسلام کی شمع رَوشن کی، اپنی پوری زندگی تبلیغ واِشاعت اسلام کے لیے وقف کردی، اللہ تعالی کی وَحدانیت کا پرچار کیا، پُر فتن دَور میں ختمِ نبوّت کا عَلم (جھنڈا) بلند کیا، اور قادیانیت کی بیخ کنی کی، اُن میں ایک نمایاں ترین نام فاتحِ قادیانیت، قبلۂ عالَم حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ چشتی گولڑوی رحمہ اللہ تعالی علیہ کا ہے۔

ولادتِ باسعادت اور سلسلۂ نسب

عزیزانِ محترم! تاجدارِ گولڑہ پیر سیّد مہر علی شاہ رحمہ اللہ تعالی علیہ کی ولادتِ باسعادت بروز پیر، یکم رمضان المبارک ۱۲۷۵ھ/ ۱۴ اپریل ۱۸۵۹ء کو ہوئی، آپ رحمہ اللہ تعالی علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے ہے، آپ کا سلسلۂ نسب والد ماجد سیّد نذر دین شاہ رحمہ اللہ تعالی کی طرف سے، پچیس واسطوں سے حضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ تعالی علیہ، اور

چھتیں واسطوں سے نواسۂ رسول حضرت سیّدنا امام حَسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے، جبکہ والدہ ماجدہ معصومہ موصوفہ بنت پیر سیّد بہادُر شاہ رحمۃ اللہ علیہما کی جانب سے، پچیس واسطوں سے حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پردادا حضرت سیّد رَوشن شاہ اور اُن کے بھائی سیّد غلام رسول شاہ رحمۃ اللہ علیہما پوٹھوہار کے علاقہ "گولڑہ" میں آکر آباد ہوئے، اور اس خطے کی باطنی ولایت کے وارث قرار پائے (۱)۔ یہ علاقہ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد (Islamabad) میں مارگلہ کی پہاڑیوں کے دامن میں واقع ہے، جو راولپنڈی (Rawalpindi) کے صدر مقام سے تقریباً بیس کلو میٹر (km) دُوری پر ہے۔

تعلیم وتربیت

حضراتِ گرامی قدر! پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حفظِ قرآن اور ابتدائی دینی ودنیاوی تعلیم اپنے علاقہ کی "خانقاہِ قادریہ" کے مدرسہ سے حاصل کی، اس کے بعد مزید دینی تعلیم کے لیے حَسن اَبدال (پاکستان) کے نواح میں مَوضَع "بھوئی" میں، اپنے وقت کے نامور عالمِ دین مولانا محمد شفیع قریشی رحمۃ اللہ کی درسگاہ میں داخلہ لیا، جہاں حضور پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتبِ منطق، نَحو اور اُصول کے درمیانی اَسباق پڑھے، اس کے بعد ضلع خوشاب کی وادیٔ سون (سکیسر) میں واقع مَوضع "انگہ" کا سفر اختیار کیا، جہاں آپ نے مولانا حافظ سلطان محمود سیالوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فقہ، صحاحِ ستّہ، تفسیرِ بیضاوی، فلسفہ، ریاضی سمیت علومِ عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل کی۔

بعد ازاں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علیگڑھ (ہندوستان) تشریف

---

(۱) "سیرت حضرت پیر مہر علی شاہ" ص ۹، ۱۱، ۱۵۔

لے گئے، اور وہاں مولانا لُطف اللہ علی گڑھی کی خدمت میں حاضر ہو کر حُصولِ علم کے مزید طلبگار ہوئے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مولانا لُطف اللہ علی گڑھی کی جانب سے قرآنِ مجید کی تفاسیر، کتبِ احادیث اور دیگر عُلوم کی اَسناد بھی عطا ہوئیں، جو آج بھی تبرکاتِ عالیہ مزار شریف میں مَوجود ہیں۔ علیگڑھ (ہندوستان) میں آپ کا قیام اڑھائی سال تک رہا، اس دَوران حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درس و تدریس میں بھی مصروف رہے، اور تشنگانِ علم کی سیرابی کا ساماں کرتے رہے[۱]۔

حیرت انگیز قوتِ حافظہ

عزیزانِ مَن! قطبِ عالَم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ مضبوط قوّتِ حافظہ کے مالک تھے، آپ کے قوّتِ حافظہ کی مضبوطی کا یہ عالَم تھا کہ "ناظرہ قرآنِ پاک پڑھنے کے دَوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ کا سبق کسی کے کہے بغیر زبانی یاد کر لیتے، اور بغیر دیکھے ہی سنا دیا کرتے تھے، حتیٰ کہ جب ناظرہ مکمل ہوا تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پورا قرآن پاک حفظ ہو چکا تھا"[۲]۔

اساتذۂ کرام

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اساتذۂ کرام میں جن حضرات کے نام زیادہ نمایاں ہیں، اُن میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) مولانا غلام محی الدین ہزاروی، (۲) مولانا محمد شفیع قریشی، (۳) مولانا لُطف اللہ علی گڑھی، (۴) مولانا سلطان محمود سیالوی[۳]۔

---

(۱) دیکھیے: "سیرت حضرت پیر مہر علی شاہ" ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۹، ۳۰، ملخصاً۔

(۲) "مہرِ منیر" باب ۲ زمانۂ طُفولیت وکسبِ علم، قرآن ناظرہ پڑھ کر حفظ ہو گیا، ۶۵۔

(۳) دیکھیے: "فیضانِ پیر مہر علی شاہ" آپ کے اساتذہ، ۹۔

درس وتدریس

جانِ برادر! حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حُصولِ علم کے بعد واپس گولڑہ شریف تشریف لائے، اور درس وتدریس میں مشغول ہوگئے، آپ نے گولڑہ شریف میں عُلومِ دِینیہ کی پہلی باقاعدہ درسگاہ کی بنیاد رکھی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک بہترین معلّم تھے، آپ کا اندازِ تدریس اور لب ولہجہ کی تاثیر کچھ ایسی تھی، کہ جو بھی آپ کا درس سنتا بے اختیار گرویدہ ہوجاتا تھا، دَورانِ تدریس آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس قدر بہترین اور مؤثر انداز سے سمجھاتے کہ طلباء بڑی آسانی سے سمجھ کر یاد کرلیتے تھے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے درس وتدریس کا یہ سلسلہ حالتِ استغراق اور کیفیتِ جذب ومستی آنے تک جاری رکھا، جب حالتِ استغراق میں اِضافہ ہوگیا، تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے درس وتدریس کا سلسلہ مَوقوف کردیا[1]۔

تلامذہ

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی سے اِکتسابِ فیض کرنے والوں کی صحیح تعداد تو معلوم نہیں ہوسکی، مگر اس اَمر میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی نے بڑی محنت اور جانفشانی سے تدریس فرمائی، اور علم وفیض کے دریا بہاکر تشنگانِ علم کی پیاس بجھائی۔ حضرت قبلۂ عالَم رحمۃ اللہ تعالٰی سے براہِ راست علم حاصل کرنے والے جن شاگردوں کے بارے میں ہمیں کچھ معلومات ملیں، اُن کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) جامع المعقول والمنقول مولانا محبّ النبی ہاشمی (سابق صدر مدرِّس جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف) (۲) حضرت مولانا دوست محمد (تحصیل چکوال) (۳) حضرت مولانا

---

(۱) "سیرت حضرت پیر مہر علی شاہ" درس وتدریس، ۳۱، ۳۲۔

سیّد ممتاز علی شاہ (ضلع پونچھ، آزاد کشمیر) (۴) حضرت مولانا محمد اسماعیل (سابق امام مسجد گولڑہ شریف) (۵) حضرت مولانا فقیر اللہ نور (ضلع ہزارہ) (۶) حضرت مولانا قاضی فیض عالَم (تحصیل گوجر خان) (۷) حضرت مولانا فقیر محمد (فتح جنگ) (۸) حضرت مولانا احمد دِین (چھچھ، ضلع اٹک) (۹) حضرت مولانا قائم علی چشتی فاضل لاہوری[1]۔

بیعت و خلافت

عزیزانِ مَن! قبلۂ عالم حضرت سیّد پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سیال شریف ضلع سرگودھا میں، شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دستِ مبارک پر "سلسلۂ چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ" میں بیعت ہوئے، پیر و مُرشِد کی صحبت میں رہ کر راہِ سُلوک کی مَنازل طے کیں۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مجلس میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی موجودگی کو بڑا سراہتے، بڑی محبت و شفقت سے ملتے اور خصوصی توجّہ فرماتے تھے[2]۔

نیز "حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے وصال شریف سے کچھ عرصہ پیشتر، حضرت پیر مہر علی شاہ چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ اور سلسلۂ قادریہ کے تمام اَوراد و وظائف اور اَشغال کی اجازت دی، اور خَرقۂ خلافت اور اجازتِ بیعت سے بھی سرفراز فرمایا۔ آپ خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے آخری خلیفہ ہیں، حضور خواجہ سیالوی رحمۃ اللہ تعالٰی نے آپ کی تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی، جس کی

---

(۱) "مہرِ منیر" باب ۳، زمانۂ درس و تدریس، ص۸۷، ۸۸۔ باب ۴، شاہی مسجد لاہور کے حجروں میں قیام، ص۱۰۶، ۱۰۷، ۱۱۴۔

(۲) "مہرِ منیر" باب ۳، اعلی حضرت سیالوی سے بیعت، ص۹۳، ملخصاً۔ "سیرت حضرت پیر مہر علی شاہ" بیعت و خلافت، ص۳۳۔

بدَولت حضور پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شخصیت اور باطن میں نکھار پیدا ہوا"[1]۔

خلفاء

تاجدارِ ولایت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی کی رَہبری ورَہنمائی میں جن بزرگوں نے راہِ سُلوک کی منزلیں طے کیں، اور رُوحانیت کے بلند مقام پر فائز ہوئے، حضرت قبلۂ عالَم رحمۃ اللہ تعالٰی نے انہیں اپنی خلافت سے سرفراز فرمایا، اور اِصلاحِ مُعاشرہ کا مشن (Mission) سونپا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی کے چند خلفاء حضرات کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) صاحبزادہ پیر سیّد غلام محی الدین چشتی گیلانی (المعروف بابو جی)

(۲) حضرت مولانا فقیر محمد (کوٹ اٹل، ضلع ڈیرہ غازی خان) (۳) حضرت حافظ گل فقیر محمد پشاوری (۴) حضرت غلام محمد گھوٹری (سابق شیخ الجامعہ عبّاسیہ، بہاور پور)[2]۔

رشتۂ اِزدِواج اور اولادِ اَمجاد

حضراتِ ذی وقار! حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شادی اپنی والدہ ماجدہ کے رشتہ داروں میں، حضرت سیّد چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دُخترِ نیک اختر سے، پاکستان کے شہر حَسن اَبدال (Hasan Abdal) میں انجام پائی، ان کے بطنِ مبارک سے اللہ ربّ العالمین نے آپ کو ایک صاحبزادہ عطا فرمایا، جن کا نام پیر سیّد غلام محی الدین گیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تھا۔ پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پیار سے انہیں "بابو" کہہ کر بلایا کرتے تھے۔

---

(۱) "سیرت حضرت پیر مہر علی شاہ" خَرقۂ خلافت کا ملنا، ۳۴۔

(۲) ایضًا، خلفائے عِظام، ۷۹، ملخصًا۔

رُفقاء و مُعاصرین

پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رُفقاء و مُعاصرین میں بڑے بڑے بزرگوں اور علمائے کرام کے نام ہیں، اُن میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) حضرت دیوان غیاث الدین صاحب اجمیری (۲) حضرت دیوان سیّد محمد صاحب (پاکپتن شریف) (۳) حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکّی (۴) حضرت مولانا وصی احمد محدِّث سُورتی (۵) حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلّی (۶) حضرت خواجہ اللہ بخش تَونُسوی (۷) حضرت خواجہ محمد دِین سیالوی (۸) حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی (۹) امیرِ ملّت سیّد جماعت علی شاہ محدِّث علی پوری (۱۰) حافظ سیّد جماعت علی شاہ لاثانی (۱۱) حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری (۱۲) حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑوی نقشبندی (۱۳) حضرت مخدوم صدر الدین گیلانی (۱۴) حضرت شاہ سلیمان پھلواروی (۱۵) استاذ العلماء مولانا محمد غازی رحمۃ اللہ علیہم[1]۔

پیر مہر علی شاہ کی سیرت اور دینی خدمات پر لکھی گئی کتب

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برِّ صغیر کی ایک معروف دینی رُوحانی ہستی ہیں، آپ کی سیرت، تعلیمات اور دینی خدمات پر متعدِّد کتابیں تحریر کی گئیں، جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

(۱) مہرِ منیر (۲) پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی اور تحریکِ خلافت (۳) حضرت پیر مہر علی شاہ اور ردِّ قادیانیت (۴) سیرت حضرت پیر مہر علی شاہ (۵) فیضانِ پیر مہر علی شاہ (۶) تذکرہ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی (۷) المکتوباتُ الطیّبات (۸) ملفوظاتِ مہریّہ۔

---

(۱) "مہرِ منیر" باب ۷، مُعاصرینِ کرام، ص۳۹۱-۴۱۵، ملتقطاً۔

اِیثار و سخاوت

میرے محترم بھائیو! تاجدارِ ولایت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زمانۂ طالبِ علمی ہی سے رِیاضت و مُجاہدات کو اپنا معمول بنالیا تھا، گھر سے ماہانہ خرچ کے طور پر جو رقم ملتی اُسے غریب طلبہ میں تقسیم فرما دیتے، اور خود عموماً روزہ رکھتے یا فاقہ کرتے تھے، اور پھر شدید بُھوک کے عالَم میں طلبہ کا بچا ہوا کھانا تناوُل فرما لیتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس اِیثار، جُود و سَخا، اور ریاضت و مُجاہدے کو دیکھ کر وہاں کے تمام طلبہ اور دیگر لوگوں کے دلوں میں، آپ کی عقیدت و محبت گھر کرگئی"[1]۔

عبادت و رِیاضت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت، رِیاضت اور مُراقبہ کی بڑی کثرت فرماتے، ساری ساری رات ذکر واَذکار اور یادِ الٰہی میں گزار دیتے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مُقرَّبِ خاص مولانا محبوب عالم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "پیر صاحب یادِ الٰہی میں رات جس پہلو پر بیٹھ جاتے، صُبحِ صادق تک بے خودی کے عالَم میں اُسی پہلو پر بیٹھے رہتے، اور ذرّہ برابر حرکت نہ کرتے، حتیٰ کہ مَوسمِ سرما کی طویل اور برفانی راتیں بھی صرف ایک کمبل میں گزار دیتے، صبح کے وقت کمبل پر برف جمی ہوتی جسے اُٹھ کر جھاڑ دیتے، نیز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اندر عشقِ الٰہی کی اس قدر حرارت و حدّت (گرمی) ہوتی، کہ تالاب کے جمے ہوئے پانی میں غسل فرماتے، اور برف ہٹا ہٹا کر غوطے لگایا کرتے، اور عموماً عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا فرماتے "[2]۔

---

(۱) "مہرِ منیر" باب ۲ زمانۂ طُفولیت وکسبِ علم، مَوروثی جود و اِیثار کا مظاہرہ، ص۶۸۔

(۲) ایضاً، باب ۵، دوسری فصل، مُراقبہ ذکر و فکر کی کیفیت، ص۱۴۸۔

مالِ دنیا سے بے رغبتی

برادرانِ اسلام! قبلۂ عالَم حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دنیاوی مال ودَولت کی حرص ولالچ سے بہت دُور تھے، اور عقید تمندوں کی طرف سے جو تحائف اور نذرانے وغیرہ آتے، انہیں آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہ فرماتے۔ "اسی طرح دَورانِ سفر بعض اسٹیشنوں پر گاڑی رکنے کے دَوران مریدوں کی طرف سے جو تحائف وغیرہ ملتے، انہیں بھی اپنے پاس نہ رکھتے، اور جو کچھ اکٹھا ہوتا لنگر کا انتظام کرنے والا اپنے پاس رکھتا، اور لنگر وغیرہ پر خرچ کرتا رہتا تھا"(۱)۔

وادئ حمراء میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیارت کا شرف

عزیزانِ محترم! تاجدارِ گولڑہ حضرت پیر مِہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ "مدینہ منوّرہ کے سفر میں بمقام وادئ حمراء ڈاکوؤں کے حملے کی پریشانی کے سبب، مجبوراً عشاء کی سنّتیں مجھ سے رَہ گئیں، دَورانِ سفر جب میں قافلے کے ایک طرف سوگیا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور جانِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سیاہ عربی جُبّہ زیبِ تن فرمائے تشریف لائے ہیں، اور اپنے حُسنِ باکمال سے مجھے نئی زندگی بخش رہے ہیں، میرے قریب تشریف لاکر سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "آلِ رسول کو سُنّت ترک نہیں کرنا چاہیے" میں نے اِس حالت میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ریشم سے بھی زیادہ لطیف دونوں پنڈلیوں کو اپنے ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لیا، اور روتے ہوئے الصلاۃُ والسّلامُ علیك یا رسولَ اللہ کہنے لگا"۔ تاجدارِ گولڑہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں کہ "اُس حُسن وجمالِ باکمال کے متعلق میں کیا کہوں؟ میری زبان اس

---

(۱) ایضاً، تیرہویں فصل، دنیا سے بے توجہی، ص۳۱۴، ملخصاً۔

کیفیت کو بیان کرنے سے عاجز ہے، اور (بوقتِ دیدار) اس ذَوق و مستی کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں"[1]۔

اَج سک متراں دی وَدھیری اے

جانِ برادر! وادئ حمراء میں نبئ کریم ﷺ کے دیدارِ پُر انوار سے مشرّف ہونے والے مذکورہ واقعے، اور وقتِ دیدار طاری ہونے والی کیفیت کو یاد کر کے وادئ حمراء ہی میں، حضرت سیّدُنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جذبات مچل گئے، دل کو بے قراری اور آنکھوں سے اَشکباری ہونے لگی، تب آپ نے اپنے مشہور نعتیہ کلام میں اس کا اظہار ان الفاظ سے کیا: ع

اَج سِک متراں دی وَدھیری اے　　　کیوں دِلڑی اداس گھنیری اے

لُوں لُوں وِچ شَوق چنگیری اے　　　اَج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں!

"آج دل بڑا اُداس، جسم کے ہر ہر لُوں (بال بال) میں شَوق کی بہار، اور آنکھوں سے آنسو کیوں رَواں ہیں؟ اس لیے کہ محبوب کی یاد نے آستایا ہے"

سُبحانَ اللهِ ما أَجملَكَ!　　　ما أَحْسَنكَ، ما أَكْملَكَ!

کِتھے مِہر علی کِتھے تیری ثنا!　　　گستاخ اَکھیاں کِتھے جا اَڑیاں!

"حضور آپ ﷺ اس قدر صاحبِ حُسن و جمال اور صاحبِ کمال ہیں، کہ مجھ جیسے حقیر سے آپ ﷺ کی ثناء ممکن ہی نہیں، بلکہ اس سے میری کوئی مناسبت نہیں، کہاں میں اور کہاں آپ ﷺ کی ذاتِ اَقدس؟ زیارت و دیدار کا شرف فقط آپ

---

(۱) دیکھیے: "مہرِ منیر" باب چہارم ۴، وادئ حمرا کے واقعہ کے متعلق حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی قلمی تحریر، ص۱۳۱، ملخصاً۔

ﷺ کی کرم نوازی ہے، ورنہ میری آنکھیں اس لائق کہاں! بس ان سے لگنے اور تکنے کی جَسارت ہوگئی ہے"(۱)

تصنیفات

حضراتِ گرامی قدر! تاجدارِ گولڑہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جہاں ایک بہترین مدرِّس، مُناظر اور پیر و مُرشد تھے، وہیں اللہ تعالی نے آپ کے قلم کو بھی سلاست ورَوانی بخشی تھی، اپنی بے پناہ علمی ورُوحانی مصروفیات اور مُراقبہ ومُجاہدات کے باوُجود، فاتحِ قادیانیت حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصنیف و تالیف کے لیے بھی وقت نکالا۔ آپ کے رشحاتِ قلم کے نتیجہ میں جو کتابیں صفحۂ قرطاس پر اُبھریں، اُن میں سے چند مشہور کتب کے نام حسبِ ذیل ہیں:

(۱) تحقیق الحق فی کلمۃ الحق (۲) شمس الهدایه فی اِثبات حیات المسیح (۳) سیفِ چشتیائی (۴) الفُتوحات الصمدیه (۵) تصفیہ مابین سنّی وشیعہ (۶) فتاوی مِہریّہ (۷) مرآۃ العرفان (حضرت پیر مہر علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے منظوم نعتیہ کلام کا مجموعہ جسے استاذ العلماء مفتی فیض احمد فیض صاحب (مصنِّف "مہرِ منیر" نے مرتّب فرمایا) (۸) اِعلاء کلمۃ اللہ، وما أُهِلَّ به لِغیر الله(۲).

ردِّ قادیانیت اور پیر مہر علی شاہ

حضراتِ ذی وقار! مرزا غلام قادیانی لعین نے ۱۸۹۱ء میں نبوّت کا جھوٹا دعوی کیا، تب قطبِ عالَم حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عقیدہ ختمِ نبوّت کے

---

(۱) "فیضانِ پیر مہر علی شاہ" "زیارت مکینِ گنبدِ خضرا بمقام وادیِ حمراء، ص۳، ۴۔

(۲) دیکھیے: "مہرِ منیر" باب ۱۰، تصانیف، ص۵۱۳، ۵۲۲، ۵۲۹، ۵۴۹، ۵۵۴، ۵۶۶، ملتقطاً۔ "اِعلاءُ کلمۃ اللہ، وما أُهِلَّ به لِغیر الله" ا۔

تحفظ وبقاء میں مجاہدانہ کردار ادا کیا، اور قادیانی دَجّال کا بھرپور تعاقُب فرمایا۔ مرزا غلام قادیانی لعین نے جب مسیحِ مَوعود اور مامور مِن اللہ ہونے کا دعویٰ کیا، تو پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سمیت تمام بزرگانِ دین اور علمائے کرام نے اس کے دعوے کو تسلیم کرنے سے انکار کیا، جس پر جھنجلاہٹ کا شکار ہوکر اخبار "ایام الصلح" میں مرزا ملعون نے ایک اشتہار دیا، اور اس میں مسلمانوں کو چیلنج کرتے ہوئے لکھا کہ "اِس وقت آسمان کے نیچے کسی کو مجال نہیں کہ میری برابری کا دَم مارے، میں اعلانیہ اور کسی خَوف کے بغیر کہتا ہوں کہ جو لوگ چشتی، قادری، نقشبندی اور سہرَوردی اور (نہ جانے) کیا کیا کہلاتے ہیں، ذرا انہیں میرے سامنے تو لاؤ!"(۱)۔

میرے محترم بھائیو! فاتحِ قادیانیت حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس چیلنج کو قبول کیا، اور ۱۸۹۹ء میں "شمس الہدایہ" نام سے ایک کتاب تالیف فرمائی، جس میں قرآن وحدیث اور آثارِ صحابہ سے لیے گئے قطعی دلائل کے ساتھ، یہ ثابت کیا کہ "حضرت سیّدنا عیسیٰ مسیح بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اُٹھالیا، اور وہ بذاتِ خود اپنے ہی جسم کے ساتھ آسمانوں پر زندہ ہیں، اور قیامت سے قبل بنفسِ نفیس زمین پر نُزول فرمائیں گے"۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ کتاب چھپ کر پورے ہندوستان میں پھیل گئی، اور اس کی ایک کاپی مرزا قادیانی لعین کو قادیان کے پتے پر بھی بھیج دی گئی۔ اس کتاب کے طرزِ استدلال نے مسلمانانِ ہند میں ایک نئی رُوح پھُونک دی(۲)۔

---

(۱) "حضرت پیر مہر علی شاہ اور ردّ قادیانیت" ص۹،۱۰۔

(۲) دیکھیے: "تحریکِ ختمِ نبوّت میں حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مجدِّدانہ کردار" نوائے وقت ڈیجیٹل ایڈیشن ۲۳ اگست ۲۰۱۳ء۔

قادیانیوں سے حقیقتِ معجزہ کی تشریح کا مُطالبہ

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! ۲۰ فروری ۱۹۰۰ء کو حکیم نور الدین قادیانی لعین نے حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کو ایک خط کے ذریعے بارہ سوال لکھ بھیجے، فاتحِ قادیانیت قبلہ پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن سب سوالات کے مدلّل اور تشفی بخش جوابات تحریر فرمائے، اور بدلے میں حکیم نور الدین قادیانی سے صرف ایک سوال کیا کہ "آپ حقیقتِ معجزہ کی تشریح کریں" مگر قادیانی حلقے آج تک اس سوال کا جواب دینے سے قاصر ہیں(۱)۔

مُناظرے کا چیلنج

جانِ برادر! ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء کو مرزا غلام قادیانی نے ایک اشتہارِ عام کے ذریعے حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو عربی میں تفسیرِ قرآن لکھنے کا چیلنج دیا، جسے حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قبول کرتے ہوئے، لاہور میں مُناظرے کے لیے ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء کی تاریخ مقرّر فرمائی۔ حضرت قبلۂ عالَم پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بذریعہ ٹرین مُناظرے سے ایک دن پہلے ہی لاہور پہنچ گئے، جبکہ قادیانی جماعت تمام تر کوششوں کے باوُجود مرزا قادیانی کو لاہور لانے میں ناکام ہی رہی۔

پیر مہر علی شاہ کی جانب سے بطورِ مُباہلہ مُردے زندہ کرنے کی پیشکش

پھر قادیانیوں کے ایک وفد نے حضرت قبلہ پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا، کہ آپ مرزا قادیانی کے ساتھ مُباہلہ کریں، یعنی ایک اندھے اور اَپاہج شخص کے حق میں مرزا قادیانی دعا کرے، اور اسی طرح آپ بھی اندھے اور اَپاہج کے حق میں دعا

---

(۱) دیکھیے: "مہرِ منیر" باب ۵، ص۲۰۸-۲۱۰، ملخصاً۔

کریں، جس کی دعا سے اندھا اور اَپاہج شفایاب ہوجائے اسی کو بَرحق مان لیا جائے۔ اس پر حضرت قبلۂ عالَم پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مرزا صاحب سے کہہ دیں کہ "اگر مُردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آجائیں، میں حاضر ہوں!"۔ تفسیر نویسی کے مُعاملے میں بھی حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ "ہاتھ میں قلم پکڑ کر تفسیر لکھنا تو عام سی بات ہے، ہمارے آقا و مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمّت میں اِس وقت بھی ایسے خادمِ دِین موجود ہیں، کہ اگر قلم پر توجہ ڈالیں تو وہ خود بخود تفسیرِ قرآن لکھنے لگے"۔ لیکن مرزا قادیانی مُباہلہ کے لیے بھی پیش نہ ہوا، اور اُس نے راہِ فرار اختیار کرنے میں ہی عافیت جانی[۱]۔

قادیانی حلقوں میں انتشار

حضراتِ گرامی قدر! قادیانی جماعت کا جب آخری وفد مرزا قادیانی کے نہ آنے کی اطلاع لے کر آیا، تو قادیانی حلقوں میں انتشار برپا ہوگیا، کئی قادیانی تائب ہو گئے، اور بعض نے گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ یہ فاتحِ قادیانیت حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت اور آپ کی قیادت میں مسلمانوں کی یلغار تھی، کہ جس نے قادیانیت کا منہ پھیر دیا۔ بعد ازاں ۲۷ اگست ۱۹۰۰ء کو "بادشاہی مسجد" (لاہور) میں اہلِ اسلام کا عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا، جس میں متعدّد علمائے کرام نے خطاب کیا، اور عقیدہ ختمِ نبوّت کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے کہا، کہ جو شخص اس عقیدے کا منکِر ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے[۲]۔

---

(۱) دیکھیے: "تحریکِ ختمِ نبوّت میں حضرت پیر مہر علی شاہ کا مجدّدانہ کردار" نوائے وقت ڈیجیٹل ایڈیشن ۲۳ اگست ۲۰۱۳ء، ملخصًا۔

(۲) "حضرت پیر مہر علی شاہ اور ردّ قادیانیت" ص۱۴، ملخصًا۔

"سیفِ چشتیائی" کے ذریعے فتنۂ قادیانیت کی بیخ کنی

حضراتِ ذی وقار! اس واقعہ کے تقریبًا چار ماہ بعد مرزا قادیانی نے "اعجاز المسیح" کے نام سے سورۂ فاتحہ کی تفسیر شائع کی، اور اسے اپنی حقانیت کی آخری دلیل قرار دیا، اور مولوی احسن اَمروہی کو مُعاوَضہ دے کر قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کتاب "شمس الہدایہ" کا جواب لکھوایا، اور اس کا نام "شمسِ بازِغہ" رکھا۔ فاتحِ قادیانیت حضرت پیر مہرعلی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ان دونوں کتابوں کے جواب میں "سیفِ چشتیائی" کے نام سے ایک کتاب تحریر فرما کر، فتنۂ قادیانیت کی بیخ کنی فرمائی(۱)۔

ارشادات وفرامین

رفیقانِ مِلّتِ اسلامیہ! بزرگانِ دین کے ارشادات وفرمودات آبِ زَر سے لکھے جانے کے قابل ہوتے ہیں، پیر مہرعلی شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے چند ایسے ہی اَقوالِ زَریں حسبِ ذیل ہیں:

(۱) دنیا اور حکمرانوں سے بے رغبتی اللہ والوں کا خاص وطیرہ ہے۔

(۲) درویشی مُجاہدہ کا نام ہے۔

(۳) درویشوں کو شاہی دربار کی حاضری مناسب نہیں۔

(۴) مرید کہلانے کا مستحق وہی شخص ہے جو پیر کی ہدایت پر عمل پیرا ہو۔

(۵) پیر کے معنی یہ ہیں کہ ہر ایک کو آسمانی کتاب (قرآنِ کریم) کے مُطابق ہدایت دے۔

(۶) جو شخص علم پڑھ کر تعلیم نہیں دیتا، اس کی مثال درخت بے ثمر کی سی ہے۔

---

(۱) دیکھیے: "تحریکِ ختمِ نبوّت میں حضرت پیر مہرعلی شاہ کا مجدّدانہ کردار" نوائے وقت ڈیجیٹل ایڈیشن ۲۳ اگست ۲۰۱۳ء۔

(۷) انسان کو ہمیشہ خود کو باجمال رکھنا چاہیے؛ کیونکہ اللہ تعالی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔

(۸) دشمنوں کی اِیذا رَسانی پر صبر کرو، اللہ تعالی تمہیں اس پر بے حساب اجر دے گا۔

(۹) سیادت اعلی شرف ہے، اسے حقیر دنیا کے (حُصول) لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے[۱]۔

(۱۰) بغیر علمِ دین اور تعلیمِ شارع (تعلیماتِ نبوی کے) ایسے راستے کا معلوم کرلینا، جس سے اپنے خالق عزّوجلّ کی رِضا حاصل کی جائے، ناممکن ہے[۲]۔

(۱۱) بغیر علم کے انسان گویا مُردہ ہوتا ہے[۳]۔

(۱۲) باہم اِخلاص اور محبت واُلفت کا ہونا اہلِ اسلام کی اعلی صفات میں سے ہے[۴]۔

(۱۳) جب تک اپنے سر سے بزرگی کی بُو نہیں نکالو گے، بارگاہِ بزرگِ حقیقی میں کبھی کامیابی حاصل نہیں کرسکو گے[۵]۔

(۱۴) بہت سے لوگ (رُوحانی اعتبار سے) محض اس لیے خالی اور خشک رہ جاتے ہیں، کہ ہر وقت اپنی خودی اور فخر پر نظر رکھتے ہیں[۶]۔

---

(۱) دیکھیے: "سیرت حضرت پیر مہر علی شاہ" فرمودات، ص۱۱۴۔
(۲) دیکھیے: "مہرِ منیر" باب ۹، فصل ۲، ملفوظاتِ طیّبات، ص۴۶۶۔
(۳) ایضًا۔
(۴) ایضًا، ص۴۸۰۔
(۵) ایضًا، ص۴۸۲۔
(۶) ایضًا۔

وِصال شریف

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! تاجدارِ گولڑہ پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "سلسلہ عالیہ چشتیہ" اور خطہ پوٹھوہار کے ایک عظیم رُوحانی بزرگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسلام کی شمع فروزاں رکھنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا، آپ نے اپنی ساری زندگی اِشاعتِ اسلام اور دفاعِ اسلام میں گزاری۔ ماہِ صفر المظفّر میں پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو زُکام اور میعادی بخار (Typhoid Fever) کا عارضہ ہوا، بیماری کی حالت میں آخری تین روز یہ کیفیت رہی کہ بار بار دعا کے لیے ہاتھ بلند فرماتے، اور بارگاہِ الٰہی میں اپنی معروضات پیش کرتے، زبانِ مبارک سے آخری لفظ "اللہ" ادا فرمایا، اور بروز منگل ۲۹ صفر المظفر ۱۳۵۶ھ/۱۱ مئی ۱۹۳۷ء کو اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پُر انوار گولڑہ شریف اسلام آباد میں مرکزِ انوار و تجلیات، مَرجع خلائق اور تشنگانِ فیض کی علمی ورُوحانی سیرابی کا باعث ہے۔

دعا

اے اللہ! ہمارے دِلوں میں اپنے اولیاء کی محبت میں اِضافہ فرما، بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، قبلہ پیر مہر علی شاہ چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مشن کو آگے بڑھانے کا جذبہ اور توفیق دے، اور ان کے مزارِ پُر انوار پر اپنی کروڑہا رحمتوں اور برکتوں کا نُزول فرما، آمین یاربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.